انوارِ شریعت
سُنّی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۸۰/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

باراول ——— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ——— ایک ہزار

ناشر ——— سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ——— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ——— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ——— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

فأرجعوا۔ مگر اسکا کام اس سے بھی نہ بنتا کیونکہ یہاں تو قرآن پاک میں مقالہ کفار نقل فرمایا ہے اس سے جواز پر استدلال نہیں ہو سکتا۔ فتح الباری میں ہے وقالوا ما وقع فی القرآن انما ھو حکایۃ عن قول غیر المؤمنین۔

اب بحمداللہ مسئلہ واضح ولائح ہو گیا۔ مدینہ طیبہ کو ہرگز یثرب نہ کہا جائے۔ اور یثرب کہنے والے پر استغفار کرنے کا حکم ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم وعلمہ عزاسمہ اتم واحکم۔

کتبہ
العبد المعتصم بحبلہ المتین
محمد نعیم الدین عفی عنہ المعین

وہابیہ کی عیاریاں اور تلبیسات کا افشاء راز

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء ملت اہل سنت وجماعت ان امور ذیل میں کہ

(۱) مخالفین اور وہابیہ دیوبندیہ نے جو یہ شورش اٹھائی ہے کہ اعلیٰ حضرت حکیم امت۔ مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا مولانا شاہ مفتی محمد احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثرت سے علماء امت کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے اعلیٰحضرت کو مکفر المسلمین کے لقب سے یاد کرتے ہیں تو آیا یہ کہنا ان کا حق ہے یا باطل۔ ہدایت ہے یا ضلالت۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ جن علماء کو اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز نے کافر کہا یا کفر کا فتویٰ دیا ہے تو کس وجہ سے۔ کیا از روئے دلائل شرع شریف یا یوں ہی بلا دلائل کافر کہنا استعمال کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ بلا ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم بلکہ حقیقتہً بحکم حدیث شریف خود کافر بنتا ہے۔ تو مخالفین کا یہ کہنا کہ اعلیٰحضرت کا جو شخص ہم خیال وہم عقیدہ نہ ہو اسکو مسلمان ہی نہیں جانتے تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۲) دیوبندی علماء تو کہتے ہیں کہ اعلیٰحضرت نے کتاب حسام الحرمین میں بہت سی عبارتیں کاٹ چھانٹ کے نقل کر کے علماء حرمین شریفین سے کفر کا فتویٰ لکھوا لیا ہے۔ چنانچہ ایک کتاب "التصدیقات لدفع التلبیسات" معروف بہ مہند جسکو مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے مرتب کر کے شائع کی ہے۔ جس پر حرمین شریفین اور دیوبند کے علماء کی مہریں اور تصدیقیں موجود ہیں جس سے سند لاتے کہ علماء دیوبند کے عقائد پر علماء حرمین شریفین تصدیق فرماتے ہیں لہٰذا استفسار ہے کہ کتاب حسام الحرمین حق ہے یا کتاب "التصدیقات" ہمارے سنی علماء کرام کا عمل کس پر ہے؟ دیوبندی عقائد والوں کو تو ناز ہے کہ ہم لوگ حق پر ہیں۔ اور بریلوی عقائد والے مفتری اور کاذب کہ ان کے

یہاں کفر کا کارخانہ ہے۔ جسکو چاہتے ہیں مسلمان کہتے ہیں اور جسکو چاہتے ہیں کفر کا فتویٰ دے کر دوزخ میں ڈال دیتے ہیں۔ تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۳) مسلمان کلمہ گو اگرچہ نماز۔ روزہ۔ حج وغیرہ بجالاتا ہو۔ مگر خدا اور رسول (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی۔ یا ادنیٰ سے ادنیٰ توہین کرنے والا ہو تو آیا ایسا شخص مسلمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ مفصلاً جواب نمبروار بحوالہ کتاب۔ عام فہم صورت میں عنایت فرمائیے۔ اور عربی عبارات آیت و حدیث جہاں پر آئے مع ترجمہ بزبان اردو تحریر فرمایا جائے تاکہ بخوبی سمجھ میں آجائے۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

المستفتی محمد عبد الحمید سنی حنفی خادم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ موضع نگپور شریف۔ ڈاکخانہ جلال پور ضلع فیض آباد

الجواب بعون اللہ الوھاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

(۱) وہابیہ کا یہ اتہام کہ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے علماء اسلام کو کافر کہا ہے کذب محض و افتراء خالص ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے ان مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے۔ ایسوں کو قرآن و حدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے۔ اعلیٰحضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہ دیا۔ نصوص نقل فرمائیں۔ جن کا آجتک کسی وہابی نے جواب نہ دیا۔ اور نہ کبھی کوئی جواب دے سکتا ہے۔ ان امور کا کفر ہونا اور انکے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرفعلی صاحب "بسط البیان" میں لکھتے ہیں جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہنے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

اور وہی یہ بات کہ جو اعلیٰحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ اسکو وہ کافر جانتے ہیں۔ یہ درست ہے اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین میں جو اسکا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ جو توحید مانے رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو وہ کافر۔ توحید و رسالت دونوں کو تسلیم کرے۔ قرآن کا منکر ہو تو کافر۔ غرض کسی ایک امر ضروری سے یعنی انکار کرے کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبریل میں ہے قال ان تومن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتومن بالقدر خیرہ وشرہ؛ یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اسکے ملائکہ اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روز آخرت کو مانے اور اسکی تقدیر خیر و شر پر ایمان لائے۔ تو جو ان امور میں ہمارا ہم عقیدہ ہے۔ مومن ہے اور جو ان میں ایک میں بھی ہم عقیدہ نہیں اسکو حقیقت ایمان ہی حاصل

نہیں مومن نہیں کافر ہے۔ واللہ سبحانہ تعالےٰ اعلم ؛

(۲) یہ قطعاً غلط ہے کہ حسام الحرمین میں وہابیہ کی عبارات میں قطع برید کر کے کفری معنی پہنائے گئے ہوں عبارتیں بلفظہٖ نقل کی گئی ہیں۔ انہی پر فتویٰ لیا گیا ہے۔ انہی کو علماء حرمین طیبین نے کفر فرمایا ہے۔ البتہ ایک مضمون کی چند عبارتیں ایک کتاب میں تھیں تو ان کو اختصار کے لئے یکجا کر کے لکھدیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک عبارت وہ کفری معنیٰ رکھتی ہے مجموعہ کے ملانے سے کوئی جدید معنیٰ پیدا نہیں کئے گئے یہ محض افتراء ہے اور ہر شخص حسام الحرمین کے نقول کو اصل کتابوں سے ملا کر اطمینان کر سکتا ہے۔ البتہ وہابیہ کی کتاب "التلبیسات لدفع التصدیقات" یقیناً "اسم بامسمیٰ" ہے۔ اس میں تلبیس کی گئی ہے اور چالاکیوں سے کام لیا گیا ہے۔ علماء مکہ مکرمہ کو طرح طرح کے دھوکے دیئے ہیں اپنا مذہب کچھ کا کچھ بتایا ہے۔ عقیدے کے برخلاف اپنی تصانیف کے ظاہر کئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند فریب کاریاں اس کی نقل کی جاتی ہیں ؛

۱۔ وہابی ہندوستان میں کسکو کہا جاتا ہے ؟ اسکی تفصیل میں لکھا ہے "بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو" (التلبیسات صفحہ ۳) دیکھئے کتنا بڑا دھوکہ ہے۔ ہندوستان میں سود کے حرام کہنے والے کو کون وہابی کہتا ہے۔ سود کو تمام علماء اہلسنت حرام فرماتے ہیں۔ وہابی کے یہ معنی بتانا کتنا بڑا خدع ومکر ہے۔

۲۔ روضۂ طاہرہ کی زیارت کے متعلق لکھا ہے کہ "اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے۔ بلکہ واجب کے قریب ہے گو سدِ رحال اور بذلِ جان ومال سے نصیب ہو" (التلبیسات صفحہ ۵) صفحہ ۵ میں زیارت شریف کی نیت سے سفر کو منع کرنا وہابیہ کا قول بتایا۔ دیکھئے کیسے خالص سنی بن رہے ہیں۔ گویا وہابی ان کے سوا کوئی اور ہے۔ اب ذرا "تقویۃ الایمان" دیکھئے کہ وہاں سلسلۂ شرکیات میں لکھا ہے ؛ "اسکے گھر کی طرف اور دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱) دوسری جگہ لکھا ہے ؛ "اور کسی کی قبر یا چلہ پر یا کسی کے تھان پر جانا دور دور سے قصد کرنا" (تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۴۵) اس میں صاف بتاتا ہے کہ کسی کے گھر یا کسی کی قبر کی طرف قصد کر کے سفر کرنا شرک ہے۔ اور "تقویۃ الایمان" کے مصنف اسمٰعیل کی تعریف اسی "التلبیسات" کے صفحہ ۳ میں مرقوم ہے جب وہ ان کا پیشوا ہے۔ اسکی کتاب پر ساری جماعت کا ایمان۔ اور اس میں بقصد زیارت سفر کو شرک کہا۔ اسی سفر کو اس "التلبیسات" میں قربت اور واجب کہنا اور اسکے لئے جان ومال کا خرچ روا رکھنے کا اظہار کتنا بڑا کید اور کیسا کھلا ہوا فریب ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہابیہ کے دین میں تقیہ بھی درست ہے کہ اپنے مذہب کو چھپا کر